رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
لاہور
روز پنجشنبہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۱۲ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲ ½ "
قیمت فی پرچہ
۱۰ر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کا پتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈاک کا پتہ تا اطلاع ثانی مندرجہ ذیل ہوگا:-
حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ
معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کوئٹہ (بلوچستان)

ایک مضبوط ہندوستانی چوکی پر قبضہ

تراڑکھل ۹ رجون۔ اوڑی کے محاذ پر آزاد فوج نے ایک مضبوط ہندوستانی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ نوشہرہ اور پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی دستوں نے سخت حملے کئے۔ اور آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ لیکن بالآخر شدید جانی نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔

جلد ۲ | ۱۰ احسان ۱۳۲۷ ہش | یکم شعبان ۱۳۶۷ھ | ۱۰ رجون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳۰

ریاست حیدرآباد اور انڈین یونین میں گفت وشنید ناکام ہوگئی!

ہندوستانی پولیس کو ریاست کی حدود میں داخل ہونے کی اجازت دیدی گئی

نئی دہلی ۹ رجون:- انڈین یونین کے ریاستی محکمہ کے سیکرٹری مسٹر مینن نے آج شام ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ حکومت نظام کے وفد کے ساتھ انڈین یونین کی جو گفت وشنید ہو رہی تھی۔ وہ ناکام ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ حیدرآبادی وفد نظام سے مزید ہدایات لینے کے لئے آج حیدرآباد روانہ ہو گیا ہے۔ مسٹر مینن نے یہ بھی بتایا کہ آج حیدرآباد کی سرحدوں پر متعین ہندوستانی پولیس کو یہ حکم دیدیا گیا ہے۔ کہ وہ سرحدوں پر لوٹنے والے عنصر کا تعاقب کرے۔ اور اسی سلسلے میں حیدرآباد کی حد پار کرنے سے بھی گریز نہ کرے۔ اس حکم کی اطلاع حکومت نظام کو بھی دیدی گئی ہے۔

مسٹر مینن نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ گفت وشنید کن وجوہ کی بناپر ناکام ہوئی۔ البتہ آپ نے اتنا بتایا۔ کہ حکومت نظام نے چند ایک نئی تجاویز پیش کی تھیں جنہیں حکومت ہند نے نامنظور کر دیا۔ حکومت ہند اس مطالبے پر قائم ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کو انڈین یونین میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ اور ریاست میں ایک ذمہ دار حکومت قائم ہونی چاہیئے۔

سرینگر ۹ رجون: مہاراجہ کشمیر کی حکومت نے آل کشمیر کسان مزدور کانفرنس کے صدر مسٹر عبدالسلام کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک سے زیادہ مزدوروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ڈپو ہولڈر کو جرمانہ

جہلم ۹ رجون:- راشننگ کنٹرولر جہلم نے ایک ڈپو ہولڈر کو راشن بندی کے قواعد کی خلاف ورزی پر پچاس روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ اس ڈپو ہولڈر نے راشن کارڈ کے بغیر دس سیر چاول کسی کو دیئے تھے۔ (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

پاکستان میں مادری زبان ہی ذریعہ تعلیم ہوگی

کراچی ۱۰ رجون:- کل پاکستان کے تعلیمی مشاورتی بورڈ نے اس امر پر غور کیا۔ کہ تعلیم کے مختلف مراحل میں ذریعہ تعلیم کونسی زبان ہو۔ اور ملک میں اردو اور انگریزی کی کیا حیثیت ہو۔
بورڈ نے اس تجویز سے اتفاق رائے کا اظہار کیا کہ ذریعہ تعلیم بہرحال مادری زبان ہونی چاہیئے۔

رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کا اعلان

لاہور ۹ رجون۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل یونیورسٹی کے امتحان مقررہ پروگرام کے مطابق ہوں گے۔ ملک معظم شاہ انگلستان کی سالگرہ کی تقریب کے باوجود امتحانات کی تاریخوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی فیکٹریوں کی الاٹمنٹ

لاہور ۱۰ رجون: مغربی پنجاب میں غیر مسلموں نے ۱۵۳ رجسٹرڈ فیکٹریاں چھوڑیں۔ ان میں سے ۴۹ پناہ گزینوں کو اور ۲ دوسروں کو الاٹ کی گئیں۔ ان رجسٹرڈ فیکٹریوں کی کل تعداد ۱۲۴۴ تھی جن میں ۷۰۰ پناہ گزینوں کو اور ۱۶ دوسروں کو دی گئیں (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

فلسطین میں عارضی صلح کی تاریخ

۱۱ رجون مقرر کی گئی ہے

بیت المقدس ۹ رجون:- اتحادی اقوام کے مقرر کردہ ثالث کونٹ برناڈوٹ نے جنگ فلسطین کو عارضی طور پر بند کرنے کے لئے ۱۱ رجون بروز جمعہ صبح چھ بجے (پاکستان میں ساڑھے گیارہ بجے دن) کا وقت مقرر کیا ہے۔ عارضی صلح کی سکیم کے مطابق فلسطین اور عرب لیگ کے ممبر ممالک میں مسلح اشخاص کا داخلہ بند کر دیا جائیگا۔ ہتھیاروں کی نقل وحرکت روک دی جائے گی۔ فوجی عمر کے اشخاص کو کیمپوں میں رکھا جائے گا۔ اور بندرگاہوں کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ اس سکیم کے متعلق عربوں اور یہودیوں سے قطعی رائے دریافت کی گئی ہے۔ اگر دونوں فریقوں نے سکیم کو نامنظور کر دیا۔ تو کونٹ برناڈوٹ مزید گفت وشنید کئے بغیر اپنی رپورٹ سکیورٹی کونسل کو بھیج دیں گے۔

وزراء اور ممبران اسمبلی سے حلفیہ بیان لینے کا فیصلہ

لاہور ۹ رجون: مشترکہ مہاجرین کمیٹی نے یہ کہ وزراء ممبران اسمبلی اور عہدیداران لیگ کے اس سلسلے میں حلفیہ بیان لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ انہیں غیر مسلموں کی جائدادوں میں سے کس قدر حصہ باقاعدہ الاٹ ہوا ہے اور کتنے حصے پر وہ بغیر الاٹمنٹ کے قابض ہیں۔

صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ کا اعلان

تراڑکھل ۹ رجون: سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ نے ایک بیان میں پھر اس عزم کا اعادہ کیا۔ کہ جب تک سرزمین کشمیر میں ایک بھی ہندوستانی سپاہی موجود ہے۔ اس وقت تک جنگ جاری رکھی جائے گی۔ آپ نے کہا۔ اب دنیا بھر میں یہ حقیقت آشکار ہو چکی ہے کہ انڈین یونین کشمیر میں پھنس گیا۔

پنڈت نہرو کا خط کسی غلط فہمی پر مبنی ہے

سلامتی کونسل میں چینی نمائندے کی تقریر

لیک سکسیس ۸ رجون۔ آج سلامتی کونسل میں پنڈت جواہر لال نہرو کا وہ خط زیر بحث آیا جس میں انہوں نے دریافت کیا ہے۔ کہ کمیشن کن معاملات میں انڈین یونین کے مشورہ کا پاس کرے گا۔ کونسل کے صدر فارس الخوری نے کہا۔ پنڈت نہرو کا خط بعض اہم امور پر مشتمل ہے۔ اور کونسل کو یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ وہ ان کے متعلق کیا قدم اٹھائے۔ چینی نمائندے ڈاکٹر ٹی۔ ایف۔ سیانگ نے کہا۔ کہ پنڈت نہرو کے مکتوب پر غور کرتے وقت دو اہم نکات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اول یہ کہ گو آخر اور کمیشن جو ہندوستان بھیجے جانے والا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی جہاز کو سمندر میں چھوڑا جائے بیشک ہماری دعائیں اور اچھی امیدیں اس کے ساتھ ہیں۔ لیکن اس کا دوران سفر میں طوفان وغیرہ سے دوچار ہو جانا کوئی ناممکن امر نہیں ہے۔ دوسرا سوال کونسل کے طریق کار کا ہے۔ آپ نے کہا۔ یہ خط میرے لئے کسی قدر اچنبہ کا باعث ہے۔ اور کسی غلط فہمی پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ سلامتی کونسل نے گذشتہ اجلاس میں جو فیصلہ کیا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ کمیشن مسئلہ کشمیر کو پہلے سرانجام دے اور پھر دیگر مسائل کو بعد میں لے۔

کراچی ۹ رجون:- قائد اعظم محمد علی جناح نے ملک معظم شاہ انگلستان کی سالگرہ کی تقریب پر انہیں مبارکباد کا تار ارسال کیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر نمبر ۲ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

جمع بین الصلوٰتین کے مسئلہ میں مولوی محمد دین صاحب کی تتمہ روایت

امام کی اتباع کا پہلو بہرحال مقدّم ہے

اس سے قبل میرے ذریعہ مکرم مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ایک روایت جمع بین الصلوٰتین کے مسئلہ کے متعلق الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مکرم مولوی صاحب کی اس روایت پر میں نے مولوی صاحب موصوف پر دو سوالات کئے تھے۔ جس کا جواب انہوں نے ذیل کے خط میں ارسال فرمایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب مولوی صاحب کی روایت پوری طرح مکمل ہے۔ جس سے اس مسئلہ کے سارے پہلوؤں پر روشنی پڑ جاتی ہے۔ جیسا کہ میں اپنے سابقہ نوٹ میں لکھ چکا ہوں۔ مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں اور کئی سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہ چکے ہیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ۔ لاہور ۶/۸/۴۸ء)

مکرمی مخدومی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آں مخدوم کے ارشاد کی تعمیل میں پوری وضاحت سے قاصر رہا ہوں۔ گذارش ہے کہ جو روایت میں نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جمع بین الصلوٰتین کے مسئلہ میں فتویٰ اور تعامل کے متعلق بھجوائی تھی۔ اس کے متعلق آپ نے مجھ پر دو سوال کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا میں نے خود اپنے کانوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فتویٰ سنا تھا۔ کہ جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں اگر کوئی شخص بعد کی نماز میں پہنچے تو پھر بھی امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اور اپنی چھوڑی ہوئی نماز بعد میں پڑھ لے۔ اور دوسرے یہ کہ کیا اس صورت میں بھی اس فتویٰ پر عمل ہوتا تھا کہ ایک بعد میں آنے والے شخص کو معلوم ہو جاتا تھا۔ کہ مثلاً عصر کی نماز پڑھی جا رہی ہے۔ اور اس نے ابھی ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہوئی تھی۔ تو پھر بھی وہ امام کے ساتھ شامل ہو جاتا تھا۔ اور اپنی چھوٹی ہوئی ظہر کی نماز بعد میں پڑھتا تھا۔

سو سوال نمبر اول کے جواب میں تحریر ہے کہ میں نے خود یہ فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے سنا تھا۔ اور کئی دفعہ سنا تھا کہ نماز دل کے جمع کئے جانے کی صورت میں اگر کوئی شخص بعد والی نماز میں شامل ہو۔ اور اس نے ابھی پہلی نماز نہ پڑھی ہو۔ تو پھر بھی اسے چاہیئے۔ کہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اور اپنی چھوڑی ہوئی نماز بعد میں پڑھ لے۔ یہ فتویٰ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اور کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

دوسرے سوال کے متعلق مجھے کبھی ذاتی طور پر تو یہ موقع پیش نہیں آیا۔ کیونکہ میں ہمیشہ شروع ہی میں شامل ہو جایا کرتا تھا۔ مگر کئی دوست جو بعد میں دوسری نماز کے وقت آ کر شامل ہوتے تھے۔ ان کا اسی پر عمل تھا کہ باوجود اس کے کہ ان کو یہ علم ہو جاتا تھا۔ کہ یہ دوسری نماز ہے۔ وہ امام کے ساتھ فوراً شامل ہو جاتے تھے۔ اور اپنی چھوٹی ہوئی نماز بعد میں علیحدہ پڑھ لیتے تھے۔ اور ایسا کبھی نہ ہوتا تھا کہ وہ اس علم کے بعد کہ مثلاً امام اس وقت عصر کی نماز پڑھا رہا ہے۔ وہ علیحدہ کھڑے ہو کر ظہر کی نماز شروع کر دیں۔ اور اس کے بعد عصر کی نماز پڑھیں۔ اس معاملہ میں بھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ سے یہ فتویٰ سُنا ہوُا ہے کہ بہرحال امام کے ساتھ شامل ہونے کو مقدم کرو۔ (میں یہ امر مفہوماً عرض کر رہا ہوں۔ اصل الفاظ مجھے یاد نہیں) اور اس پر جماعت قادیان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی عمل تھا۔ سوائے ان خاص حالات کے کہ کسی کو اس فتویٰ کا علم ہی نہ ہوُا ہو۔

میں یہ بات بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب بعد میں بعض احمدیوں میں اس کے خلاف عمل شروع ہوُا۔ اور انہوں نے امام کے ساتھ شامل ہونے کی بجائے علیحدہ نماز پڑھنے کو ترجیح دی۔ تو میں نے اس کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم سے ذکر کیا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتویٰ اور حضور کے زمانہ کے تعامل کے خلاف ہے تو انہوں نے مجھ سے اتفاق کیا۔ اور میری روایت کی تصدیق کی۔ مگر اپنی کسر نفسی کی وجہ سے اس بات کے لئے طیار نہ ہوئے کہ اسے اخبار میں شائع کرائیں یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور پیش کریں۔ بہرحال جو فتویٰ اور جو تعامل مجھے یاد ہے وہ میں نے لکھ دیا ہے اور مجھے اس کے متعلق پورا پورا یقین ہے۔ والسلام

خاکسار محمد دین (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان) ۵ جون ۱۹۴۸ء حال چکوال۔

امسال میٹرک کا امتحان دینے والے طلبا

ہر سال میٹرک پاس کرنے کے بعد واقفینِ زندگی طلبا کو دفتر ہذا اعلیٰ تعلیم کے لئے ان کی طبیعت اور حالات کی مناسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کالجوں میں داخل کرانے کا انتظام کرتا ہے۔ اور ان طلبا کی حتی الوسع مالی امداد بھی کرتا ہے جو ذہین۔ مخلص۔ محنتی اور خادمِ احمدیت ہوں۔ اور ان کے مالی حالات ان کی اعلیٰ تعلیم میں روک بنتے ہوں۔ لہذا اس دفعہ بھی بذریعہ اعلان ہذا میٹرک کا امتحان دینے والے طلبا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ خدمتِ اسلام کا جذبہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ تو اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تاکہ نتیجہ نکلنے سے پہلے پہلے ان کے کوائف وغیرہ حاصل کئے جا سکیں۔ اور نتیجہ نکلنے کے معاً بعد انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔ پس ایسے طلباء کو چاہیئے۔ کہ وہ دفتر ہذا سے فارم معاہدہ وقف زندگی منگوا لیں۔ اور اس کو پُر کر کے واپس ارسال کر دیں۔ اور علیحدہ کاغذ پر مندرجہ ذیل امور بھی تحریر کریں:-

(۱) ان کے والدین کا ان کے متعلق کیا پروگرام ہے۔

(۲) کونسے مضامین لئے ہوئے ہیں۔

(۳) والدین کی اوسط ماہوار آمد کیا ہے۔ اور اس پر کتنے افراد کا گذارہ ہے۔

(۴) کس کالج میں داخل ہونے کا ارادہ ہے اور کیوں۔

(۵) کن مضامین سے دلچسپی ہے۔

(۶) صحت کیسی ہے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ۔ جودھامل روڈ لاہور

موصی حضرات کہاں ہیں

مندرجہ ذیل موصی حضرات کی وصیتیں منظور ہو چکی ہیں۔ ان کے صحیح پتے نہ معلوم ہونے پر اُن کے سرٹیفکیٹ بھجوائے نہیں جا سکے۔ اس لئے وہ دوست جن کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ یہ اعلان پڑھتے ہی اپنے پتوں سے جلد از جلد دفتر بہشتی مقبرہ سیمنٹ بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور کو مطلع فرمائیں۔

۹۹۴۵ رحیم بی بی صاحبہ بنت شیخ قدرت اللہ صاحب امیر جماعت نابھہ سٹیٹ محلہ پاونڈ
۹۹۶۰ کلثوم صاحبہ زوجہ شیخ عبد الستار صاحب " "
۹۹۴۶ رحمت اللہ صاحب و برکت اللہ صاحب " "
۹۹۵۵ شادی خاں صاحب ولد سید امامیہ " "
۹۹۵۹ فیض محمد صاحب ولد میاں ظہور احمد صاحب ساکن نابھہ محلہ پاونڈ وسر نابھہ سٹیٹ
۹۹۳۷ برکت علی صاحب ولد شادی خاں صاحب مقام علی پور سونڈھیاں پرگنہ املوریا ستّ نا
۹۹۸۴ عبد الشکور صاحب ولد شیخ کریم بخش صاحب مرحوم ساکن بیرادر حال بکوتی نابھہ سٹیٹ محلہ پاونڈ
۹۹۳۹ برکت علی صاحب ولد عبد اللہ صاحب محمود پورہ ضلع کرنال۔
۹۹۲۶ بسم اللہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ رحمت اللہ صاحب ساکن نابھہ سٹیٹ محلہ پاونڈ
۹۸۵۹ پیر عبد الرشید صاحب ولد پیر محمد حنیف صاحب ڈیرہ دون۔
۹۹۰۸ ہاجراں بی بی صاحبہ زوجہ جلال الدین صاحب قوم ترکھان ساکن بھینی بانگر ضلع گورداسپور
۹۲۹۹ محمد بی بی صاحبہ زوجہ ماسٹر عبد الخالق صاحب تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور
۹۷۷۴ رشیدہ بیگم صاحبہ ولد عبد اللطیف صاحب پھیروچچی۔ ضلع گورداسپور
۹۹۲۰ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ محمد یوسف صاحب دار الشکر غربی قادیان ضلع گورداسپور

روزنامہ
الفضل
۱۰ جون ۱۹۴۸ء

والیٔ افغانستان کی افتتاحی تقریر

اعلیحضرت ظاہر شاہ والیٔ افغانستان نے افغان پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقعہ پر جو تقریر فرمائی ہے۔ اس میں آپ نے بہت سی ایسی باتیں فرمائی ہیں۔ جو محل نظر ہیں۔ اور جو ایک اسلامی کہلانے والے ملک کے بادشاہ کے لئے کسی صورت میں موزوں نہیں سمجھی جا سکتیں آپ نے خصوصیت کے ساتھ ہند یونین اور پاکستان کے نئے ڈومینیوں کے قیام پر اظہار مسرت فرمایا ہے۔ اور آپ نے ان کے لئے دعائے خیر بھی فرمائی ہے۔ ہمیں آپ کے اس اظہار مسرت اور دعائے خیر پر آپ کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔ ایک ہمسایہ ملک کے لئے یہی زیبا ہے۔ کہ اس کا والی اپنے ہمسایہ ممالک کی بہبودی پر اظہار مسرت اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ کہ آپ نے اپنی تقریر میں ان افغان بھائیوں کا ذکر بھی کیا جو ڈیورنڈ لائن کے پار پاکستان کی طرف آباد ہیں آپ نے فرمایا کہ

"ہم نے برطانیہ اور پاکستان کی حکومتوں سے سفارتی ذرائع سے کہا ہے کہ ہمارے ان بھائیوں کے متعلق جو یقین ہمیں بیشتر دلایا گیا تھا۔ اس کو جلد از جلد عملی صورت دے دینی چاہیئے ہمیں امید ہے کہ بغیر وقت ضائع کرنے کے اس ضمن میں افغانوں کو موقعہ دیا جائیگا۔ کہ وہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کر سکیں۔"

آپ کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ پاکستان سے اس علاقہ کا مطالبہ فرما رہے ہیں۔ جو ڈیورنڈ لائن کے اس پار واقعہ ہے۔ اور جہاں ان کی دانست میں ایسے لوگ آباد ہیں۔ جو نسلاً افغانوں سے ملتے ہیں۔ آپ کا یہ مطالبہ بعض لحاظ سے اس وقت نہائت بے موقعہ اور مصلحت نا اندیشانہ کہا جا سکتا ہے۔ اول تو اس لئے کہ آپ ایک اسلامی کہلانے والے ملک کے بادشاہ ہیں۔ اور خود بھی اسلام کے پابند ہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ افغان اور وہ لوگ جن کی طرف آپ کا اشارہ ہے۔ ایک ہی نسل کے ہیں تو ہمیں بتایا جائے۔ کہ یہ کہاں کا اسلامی اصول ہے۔ کہ اس طرح نسل و وطن کے امتیازات کے پیش نظر ایک دوسرے اسلامی کہلانے والے ملک سے جھگڑے پیدا کئے جائیں۔ پاکستان میں اس وقت کئی نسلوں کے انسان شامل ہیں۔ اگر ہر نسل اس سے جدا ہونے کا مطالبہ پیش کر دے۔ تو یقیناً پاکستان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہے گا۔ پاکستان ایک سراسر اسلامی ملک ہے۔ اس میں اسلامی اصولوں کے مطابق کسی قسم کے قومی نسلی یا صوبائی امتیازات کی گنجائش نہیں۔ شاہ افغانستان کا نسلی بناء پر اس علاقہ کا مطالبہ کرنا ایک ایسے فتنہ کا آغاز کرنا ہے۔ جو ایک اسلامی کہلانے والے ہمسایہ ملک کے لئے ہرگز دانشمندانہ نہیں کہا جا سکتا۔ پاکستان اس وقت ہند یونین کے ساتھ کئی مسائل ضروریہ کے متعلق اعصابی جنگ میں مصروف ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ ان مسائل سے ناواقف نہیں ہونگے۔ اس وقت ہند یونین نے اپنے اعمال سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ جہاں تک ممکن ہو پاکستان کو کمزور سے کمزور تر کر دے۔ ایسے وقت میں اعلیٰ حضرت کا اس سے ایک علاقہ کا مطالبہ کرنا ایک ہمدرد ملک کے لئے کسی طرح زیبا نہیں ہے۔

اگر پاکستان کی مندرجہ بالا مشکلات نہ بھی ہوں۔ تو پھر بھی موجودہ دنیا کی روش سے ہی اعلیٰ حضرت کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ آپ کو معلوم ہے کہ امریکہ اور برطانیہ باوجود اپنی ذات میں اتنا مضبوط ہونے کے مغربی یورپ کے ممالک کا بلاک بنانے میں مصروف ہیں۔ اور ان کا ارادہ یہاں تک ہے۔ کہ ان ممالک میں ایک ہی حکومت قائم ہو جائے۔ کیا اسلامی ممالک کے لئے جو اس وقت دنیا میں کمزور ترین ممالک سمجھے جاتے ہیں۔ اور واقعی ہیں بھی۔ ان کو زیبا ہے۔ کہ وہ تھوڑے سے تھوڑے علاقوں کے لئے آپس میں الجھنا شروع کر دیں۔ مغربی قومیں تو چاہتی ہی یہ ہیں۔ کہ اسلامی ممالک میں نسل و وطن کے جذبات برانگیختہ کر کے ان کو ایسے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ کہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ آسانی سے دبوچا جا سکے بعینہٖ اسی طرح جس طرح ایک درندہ کھانے سے پہلے اپنے شکار کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر لیتا ہے۔ کیا اعلیٰ حضرت اس کو محسوس نہیں فرماتے؟

مغربی اقوام کو بھی جانے دیجئے اس وقت ہند یونین کی صورت میں ایک ایسا ملک معرض وجود میں آ گیا ہے۔ جس نے اپنی قلیل زندگی میں اپنے اعمال سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ باوجود زبانی دعاوی کے اس کی نیتیں صحیح نہیں ہیں۔ اعلیحضرت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدانخواستہ اگر ہند پاکستان کو ہڑپ کرنے کے ارادوں میں کامیاب ہو گیا۔ تو پٹھانستان کیا خود افغانستان کی ہستی بھی خطرے سے باہر نہیں رہے گی۔ افغانستان کے لئے اس وقت جو پالیسی صحیح اور درست ہے۔ وہ یہی ہے کہ پاکستان کو کمزور نہ ہونے دے اور اس کو اس وقت اور بھی مصائب میں مبتلا نہ کرے۔

اعلیحضرت نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ افغانستان کی خارجہ حکمت عملی تمام ملکوں سے امن وصلح اور خیرسگالی پر مبنی ہے۔ یہ واقعی بڑی اچھی بات ہے۔ آپ نے اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے فلسطین کے عربوں سے بھی اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ اور توقع ظاہر کی ہے۔ کہ عربوں کے جائز اور منصفانہ حقوق عطا کرنے سے انکار نہیں کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ اسلامی ممالک سے عدل و انصاف کے بڑے حامی ہیں لیکن کیا ہم اعلیٰ حضرت سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ آپ کو کشمیر کے ۸۵ فیصدی مسلمانوں کی مصیبتوں کا بھی کوئی علم ہے؟ فلسطین اور افغانستان کے درمیان تو کئی دوسرے ممالک حائل ہیں۔ خواہ وہ اسلامی ممالک ہی کیوں نہ ہوں۔ مگر کشمیر کی سرحد تو آپ کے ملک سے اتنی دور نہیں۔ اگر آپ ایک اسلامی ملک کے بادشاہ ہیں۔ تو کیا آپ کا فرض نہیں۔ کہ ان نہتے کشمیری مسلمانوں کے لئے بھی جو بے گناہ ہند یونین کی فوجوں کی گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ جنہوں نے آزادی کے لئے جانوں کی بازی لگا رکھی ہے۔ ایک ہمدردی کا لفظ اپنی تقریر میں فرما دیں۔ عرب تو پھر اپنی حفاظت آپ کر سکتے ہیں۔ لیکن ان مظلوم کشمیریوں کا تو کسی کا بھی سہارا نہیں۔ کیا ان کے خانماں کی بربادی ان کے عزت و ناموس کی تباہی ان کے بچوں اور عورتوں کا قتل عام ان کی جلاوطنی اور دربدر ذلت وخواری آپ کے شاہی ہونٹوں سے ایک لفظ ہمدردی کے لائق بھی نہ تھیں۔

ہم افغانستان کی نئی پارلیمنٹ کے افتتاح پر اعلیحضرت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور آپ کی دانشمندی اور فراست سے امید رکھتے ہیں کہ وہ وقت کی آواز کو سنیں گے۔ اور اس وقت اسلامی ممالک کو جس چیز کی سب سے بڑی ضرورت ہے یعنی نسلی وقومی امتیازات سے بالا ہو کر بے لوث اور بے غرض باہم اتحاد واتفاق اسکو نشوونما دینے کی طرف راغب ہو جائینگے۔ یقیناً افغانستان کی طاقت بھی تمام اسلامی ممالک کی متحدہ طاقت پر منحصر ہے۔ اس وقت تمام اسلامی ممالک اغیار کے جارحانہ روش کے مقابل دفاع پر ہیں۔ مسلمانوں کی پچھلی چند صدیوں کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے اس فرض کو قطعاً ادا نہیں کیا۔ اور اب حالت نازک ترین مرحلے پر پہنچ چکی ہے۔ اس وقت کسی چھوٹے سے چھوٹے اسلامی ملک کی ذرا سی بے احتیاطی بھی تمام دنیائے اسلام کو ایسے غار میں لے گریگی۔ کہ پھر اس سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔

"میں نہ مانوں" کا ہتھیار

انڈین یونین کشمیر کمیشن کے بارے میں بھی وہی کھیل کھیل رہی ہے۔ جو کانگرس شروع سے مسلم لیگ کے ساتھ کھیلتی چلی آئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر معاملہ میں فیصلہ کے وقت "میں نہ مانوں" کی چول اڑا دی جائے۔ جنگ کے بعد ہندوستان کو اختیارات تفویض کرنے کی بات چیت جب سے ہی ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک وہ کئی مرتبہ اسی "میں نہ مانوں" کے زور پر مار چکی ہے۔ جب کبھی کوئی تصفیہ ہوا ہے۔ اس نے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے اس ہتھیار کا استعمال کیا۔ ہر بار یہی ہوتا رہا۔ کہ انگریز اس کو خوش کرنے کے لئے کچھ مزید ناجائز رعائتیں اسکو دیتا چلا آیا۔ اور پاکستان حاصل تو ہوا مگر اس صورت میں جو ہمارے سامنے ہے۔ کہ لارڈ مونٹ بیٹن نے وہ اکثریت کا اصول جس کا اعلان خود بھی کیا۔ اور تینوں قوموں کے نمایندوں سے بھی کرایا تھا۔ وہ توڑ دیا۔ اور گورداسپور مسلم اکثریت والا ضلع چالاکی سے ہند یونین کے حوالے کر دیا۔ اور وہ علاقے جو اکثریت کی بناء پر پاکستان میں شامل ہونے چاہیئے تھے وہ بھی ہضم کر لئے

اب انڈین یونین کو تجاوز کی اتنی بدعادت پڑ گئی ہے۔ کہ وہ سیدھے سے معاملہ میں بھی "میں نہ مانوں" کا ہتھیار بے ساختہ استعمال کرتی چلی جاتی ہے۔

یو۔ این۔ او میں جو قرارداد مسٹر آسٹن امریکن نمائندہ نے پیش کی تھی۔ وہ کسی قدر انصاف کے قریب تھی۔ مگر ہند یونین نے یہاں بھی "میں نہ مانوں" کی الیسی رٹ لگائی۔ اور اپنی ضد پر اتنی اڑی رہی۔ کہ یو۔ این۔ او سے التوا لے کر وفد ہند واپس آگیا۔ اور پھر امریکہ وغیرہ ممالک سے ساز باز کر کے چینی صدر سے وہ قرارداد پیش کروا دی۔ جو وہ دل سے چاہتی تھی۔ جب یو۔ این۔ او کے ایک طبقہ کو احساس ہوا۔ کہ کشمیر کے عوام سے تمام دنیا کے سامنے اتنا صریح ظلم نہیں کیا جا سکتا۔ تو برائے نام چند تبدیلیاں کر دیں لیکن ہند یونین اب بھی اپنا وہی پرانا ہتھیار استعمال کر رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے "میں نہ مانوں" اور ہمیں ڈر ہے۔ کہ اس کا یہ ہتھیار یو۔ این۔ او پر پھر کارگر ہوگا۔ اور وہ ضرور اسکو خوش کرنے کے لئے مزید رعائتیں دیگی۔ حالانکہ امریکن نمائندے مسٹر آسٹن نے صاف کہہ دیا ہے کہ فریقین کو یو۔ این۔ او کا فیصلہ بہرحال ماننا پڑے گا۔ ادھر پاکستان کے منتخب ممبر کمیشن ارجنٹائن نے بھی نوٹس دے رکھا ہے۔ کہ اگر پہلے ہی کمیشن میں کسی فریق کی طرف سے رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ تو وہ اپنے نمائندہ کو واپس بلا لے گا۔ پھر مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے پنڈت نہرو وزیر اعظم ہند یونین کو باہمی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے انگلستان آنے کی دعوت بھی دے دی ہے۔ اور پنڈت جی جانے کو تیار ہیں۔ ایسی صورت میں ہم پاکستان سے صرف اتنا ہی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ "ہوشیار باش"

طنز لطیف

معاصر انقلاب نے افکار و حوادث میں لکھا ہے کہ عدالت میں ایک مولوی صاحب جو بطور گواہ پیش ہوئے حلف دیکر پوچھا گیا۔ کہ آپ رواج کے پابند ہیں۔ تو آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ اسیر مدیر افکار صاحب فرماتے ہیں

"عدالت میں مقدمہ پیش تھا گواہ طلب ہو رہے تھے۔ ایک مولوی نما حضرت گواہی دینے کے لئے آئے۔ اپنا نام مولوی فلاں ابن مولوی فلاں بتایا اور حلف اٹھایا کہ جو کچھ کہونگا ایمان سے سچ کہونگا وکیل نے سوال کیا مولوی صاحب از روئے ایمان بتائیے کہ آپ شریعت محمدی کے پابند ہیں یا رواج کے؟ آپ نے جواب دیا کہ میں رواج کا پابند ہوں

. . . .

لیکن یہ تو ماننا چاہیئے کہ مولوی صاحب نے سچ کہا۔ سوال حال کے متعلق تھا۔ اس کا صحیح جواب یہی تھا۔ کہ رواج کا پابند ہوں اگر سوال یہ ہوتا کہ چاہتے کیا ہو تو مولوی صاحب یقیناً جواب دیتے کہ شریعت اسلامیہ"

معاصر نے شریعت اسلامیہ کے ان مطالبہ کرنے والوں پر گویا ایک طنز لطیف کیا ہے۔ جو صرف حکومت کے ڈنڈے سے شریعت اسلامیہ پر عمل کرانا چاہتے ہیں۔ جن میں اتنی روحانی طاقت تو نہیں کہ لوگوں کو اسلامی زندگی کا پابند بنا سکیں لیکن سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کام حکومت کے کرنے کا ہے۔ بے شک ایسے ماحول میں حکومت ایک بے روح اور بے جان سی اسلامی شریعت اوپر سے ٹھونس تو سکتی ہے۔ لیکن عوام میں حقیقی اسلامی روح پیدا نہیں کر سکتی۔ جب ایک مولوی صاحب اوتنے سے دنیاوی فائدہ کے لئے شریعت اسلامیہ سے انکار کر سکتا ہے۔ تو عوام کی حالت تو ناگفتہ بہ ہے۔ طوفانی انقلاب کی خواہش کرنے سے پہلے ہمیں اپنے لوگوں کے نفسیات کا صحیح اندازہ لگا لینا چاہیئے۔ جو مریض بیچارا ساگودانہ بھی ہضم نہیں کر سکتا۔ اس کو ڈنڈے کے زور پر چھٹتے ہی تنجن ہضم کرانے کی کوشش کرنا نیم حکیم خطرہ جان سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان از سر نو تازہ نہیں کیا جائیگا۔ اس وقت تک اسلامی "انقلاب" کی توقع رکھنا فضول ہے۔

سندھ کے احمدی ماخوذین کیلئے درخواست دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ ان کے مقدمہ کی سماعت ۲۸ جون ۱۹۴۸ء کو میر پور خاص میں شروع ہوگی۔ بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً ان کی باعزت رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ مصیبت ٹال دے۔ اور باعزت بری فرمائے۔

خاکسار۔ عبدالرحیم احمد ناصر آباد اسٹیٹ سندھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خدائی نشان

فرمودہ ۱۶ر مئی ۱۹۴۸ء بعد نماز مغرب بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

حضور مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ میاں مہنگا صاحب آف بھینی بانگر حضور کے سامنے اپنی مشکلات بیان فرماتے رہے۔ نیز انہوں نے اپنی تبلیغی مساعی کا بھی ذکر کیا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پون گھنٹہ بیٹھے نہایت توجہ سے ان کی باتیں سنتے رہے۔ سلسلہ کلام ختم ہونے پر حضور نے فرمایا۔

بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو نقد و نقد نشان دکھا دیتا ہے۔ لیکن وہ اسکی اہمیت کو نہیں سمجھتا۔ چند دن ہوئے مجھ پر انفلوائنزا کا اٹیک attack ہو گیا تھا۔ اس وقت بھی گلے میں درد ہو رہا ہے جب میں نماز کے لئے گھر سے آنے لگا۔ تو میرا خیال تھا۔ کہ میں صرف نماز پڑھا سکوں گا بول نہیں سکونگا۔ نماز پڑھانے کے بعد میں نے ارادہ کیا۔ کہ چلا جاؤں۔ مگر پھر سوچا کہ عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ آنا پڑے گا۔ یہیں بیٹھ جاؤں اور نماز پڑھا کر ہی جاؤں۔ پہلے میں باتیں کیا کرتا تھا۔ آج دوستوں سے کہونگا۔ کہ میں تو بول نہیں سکتا۔ آج آپ لوگ باتیں کریں۔ اور میں سنتا ہوں۔ نماز پڑھا کر میں بیٹھا ہی تھا کہ یہ دوست آگئے۔ اور آتے ہی انہوں نے باتیں شروع کر دیں۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ یہ خدائی فعل ہے۔ وہ باتیں کر ہی رہے تھے۔ کہ نائب ناظر صاحب تعلیم و تربیت آگئے۔ اور ان کو باتیں کرنے سے انہوں نے روکا۔ حالانکہ وہ اس بات کے مجاز نہیں تھے۔ اگر میں چاہتا۔ تو خود روک دیتا۔ کسی کا کیا حق تھا کہ میری موجودگی میں دوسرے کو باتیں کرنے سے روکے۔ میں تو سمجھتا تھا۔ کہ خدا نے آپ ہی آدمی بھیج دیا ہے۔ وہ بولتے چلے جاتے ہیں۔ اور میں خدا کا نشان دیکھ رہا تھا۔ پھر اس لحاظ سے بھی ان کا حق تھا کہ وہ ہمارے قریب کے رہنے والے اور وطنی ہیں۔ ادھر ان کا گھر پورا ہو رہا تھا ادھر میرا گھر پورا ہو رہا تھا۔ مجھے چپ رہنے کی ضرورت تھی میں چپ رہا۔ انہیں بولنے کی ضرورت تھی وہ بولتے رہے۔ ورنہ میں نے بھی بیٹھ کر یہی کہنا تھا۔ کہ آج تم اپنی باتیں کر لو میں تو بول نہیں سکتا ۔

قرارداد تعزیت

فیروزپور ۸ر جون۔ بار ایسوسی ایشن فیروزپور کے سیکرٹری مسٹر کشن لال اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۷ر مئی ۱۹۴۸ء کو ایسوسی ایشن کے ایک غیر معمولی اجلاس میں پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی وفات پر حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

ہم ممبران بار ایسوسی ایشن فیروزپور اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ کی وفات پر جو راولپنڈی میں واقع ہوئی۔ اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ پیر صاحب مرحوم ہماری ایسوسی ایشن کے ایک لمبے عرصہ تک ممبر رہے۔ ہمیں اس حادثہ جانکاہ میں پیر صاحب مرحوم کے صاحبزادے پیر صلاح الدین صاحب و دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم بھی اس غم میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل دو احباب کے نام قادیان سے ضروری خطوط آئے ہوئے ہیں۔ لیکن دفتر میں ان کا ایڈریس نہیں ہے۔ اس لئے اگر یہ صاحبان خود اس اعلان کو دیکھیں تو جلد اپنے موجودہ پتہ سے مجھے اطلاع دیں۔ یا اگر کسی اور صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو۔ تو مطلع فرما کر ممنون کریں۔

(۱) منشی نور احمد صاحب والد رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ شام (۲) ڈاکٹر فضل کریم خان صاحب [illegible]

یتیموں کے متعلق ہماری ذمہ واری

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل جسونت بلڈنگ لاہور)

ہر جاندار کو قدرتی طور پر اپنی جان عزیز ہوتی ہے۔ اسے بچانے کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اس طبعی جذبہ میں انسان اور دوسرے جاندار برابر ہیں۔ بلکہ انسان کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے عقل و شعور دیا ہے۔ اس کے تمدنی تعلقات اور عائلی و اجتماعی ذمہ واریوں کی وجہ سے اپنی جان کی حفاظت کا بہت زیادہ احساس ہے بسا اوقات جان بچانے کے لئے انسان عزت و آبرو اور ایمان جیسی قیمتی چیز کو بھی ہاتھ سے دے دیتا ہے پھر انسانی زندگی کو ہر سوسائٹی اور قانون اور ہر مذہب و ملت میں بڑی حرمت حاصل ہے جس کی وجہ سے انسانی زندگی کا دانستہ ضیاع اخلاقی طور پر سنگین جرم قرار دیا جاتا ہے۔

جنگ کے موقع پر اسی انسانی جان کی قربانی طلب کی جاتی ہے وہی انسانی زندگی جو مذہباً اخلاقاً اور طبعاً نہایت ہی گراں قدر متاع سمجھی جاتی تھی۔ میدان جنگ میں اس کی اس قدر ارزانی ہو جاتی ہے کہ وہی آدمی جو اسے بچانے کی فکر میں رہتا تھا وہ خود ہی دوسروں سے آگے بڑھ کر اس کی پیشکش کرتا ہے یہ بہت بڑا انقلاب جو انسانی خیالات میں رونما ہو جاتا ہے اس کا باعث عموماً مذہب یا ملک اور قوم کی خدمت کا جذبہ ہوا کرتا ہے۔ بیشک یہ بڑا قیمتی جذبہ اور اہم فریضہ ہے جس کی خاطر انسان کے خیالات میں یہ تبدیلی کوئی تعجب کی بات نہیں لیکن اس خیالات کی تبدیلی اور فرض کے احساس کو استقلال کے ساتھ قائم رکھنے کے لئے بعض لوازمات ضروری ہیں جنہیں نظر انداز کرنے سے یہ قربانی کا جذبہ وقتی جوش بنکر کچھ دیر کے بعد زائل یا کم ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ ان لوازمات میں سب سے زیادہ اہم مقصد کی بلندی اور صداقت ہے۔ لڑائی کا مقصد جتنا اعلیٰ اور حق پر مبنی ہو۔ اتنا ہی سپاہی کا جوش دیرپا اور اس کا عزم و استقلال مضبوط ہوگا۔ مثلاً جو سپاہی بیرونی حملہ آوروں سے اپنی قوم یا ملک کو بچانے کے لئے یا اپنے چھنے ہوئے علاقہ کو غاصبوں سے واپس حاصل کرنے کے لئے یا اپنے مذہب کو ظالموں کی چیرہ دستی سے بچانے کی غرض سے نبرد آزما ہو رہا ہو۔ اس کے دل میں قربانی کا جذبہ یقیناً اس سپاہی سے کہیں زیادہ ہوگا جو محض ملک گیری کی غرض سے یا کسی قوم کو اس کے خیالات اور عقائد سے جبراً روکنے کے لئے زور آزمائی کر رہا ہے۔ اسی طرح جو سپاہی اپنے ملک اور اپنی قوم کی خاطر میدان میں نکلا ہے اور جو محض تنخواہ دار ملازم کے طور پر لڑ رہا ہے ان دونو کے جذبات میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ پس کسی قوم کی جنگ کا مقصد جتنا بلند اور سچا ہوگا۔ اس کے سپاہیوں میں قربانی کا جذبہ اور استقلال اتنا ہی مضبوط اور دیرپا ہوگا۔ اسی طرح کئی اور باتیں ایسی ہیں۔ جو سپاہی کے عزم اور حوصلہ کو بڑھانے کی موجب ہوتی ہیں مثلاً جو فوج اعلیٰ درجہ کے ہتھیاروں سے مسلح ہو اور اسلحہ کے استعمال میں ماہر ہو۔ اس کے سپاہی زیادہ جرأت سے لڑینگے پھر جس سپاہی کے ساتھی تجربہ کار اور بہادر ہوں وہ زیادہ جوش اور بے جگری سے مقابلہ کرے گا لیکن جس کے ساتھی کمزور اور ناتجربہ کار ہوں۔ وہ خود خواہ کتنا ہی بہادر ہو۔ اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر اس کا دل بیٹھ جائے گا۔ اسلامی تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ جنگ بدر میں جب مسلمان دشمن کے مقابل صف بستہ ہو گئے تو حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی تو دونو طرف نوعمر لڑکے دیکھ کر گھبرا گئے اور دل میں کہنے لگے کہ خدا خیر رکھے۔ آج ناآزمودہ کار ساتھیوں کی وجہ سے مشکل کا سامنا ہوگا۔ اس قسم کی کئی باتیں ہیں جو سپاہی کی دلیری اور جوش پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اس مضمون میں مَیں ایک ایسی بات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس کا گو بظاہر سپاہی یا جنگ سے تعلق نہیں۔ لیکن نفسیاتی طور پر سپاہی کے دل پر گہرا اثر ڈالتی ہے اور وہ بات سپاہی کو اپنے بیوی بچوں اور لواحقین کا خیال ہے بیوی بچوں کی محبت اور ان کے لئے غیرت انسان کے اندر زبردست فطری جذبہ ہے جو کسی طرح مٹایا نہیں جا سکتا۔ وقتی طور پر کسی رَو کے زیر اثر یہ جذبہ دب تو سکتا ہے۔ لیکن اس کا بالکل نظر انداز ہو جانا فطرت کے خلاف اور ناممکن بات ہے جلدی یا بدیر یہ جذبہ دبی ہوئی آگ کی طرح بھڑک کر آدمی کو گہری سوچ میں ڈال دیتا ہے۔ اس وقت جس سپاہی کو یقین ہو کہ اسکی قوم اتنی قدر شناس ہے۔ کہ اگر وہ میدان جنگ سے واپس نہ آ سکا تو اس کے بیوی بچوں سے باعزت سلوک ہوگا۔ اس کی موت ان پر ذلت و ادبار کی گھٹا بن کر نہیں چھا جائے گی۔ بلکہ اس کی قربانی اس کے خاندان کی عزت و توقیر کو بڑھائیگی اور وہ اپنی جان کی نذر پیش کر کے نہ صرف خود عزت کا مستحق ہوگا بلکہ اپنے کنبہ کو بھی قوم کی نگاہ میں معزز کر دے گا۔ اس کے اہل و عیال اور والدین کو جہاں اس کی جدائی کا صدمہ ہوگا۔ وہاں ساتھ ہی اپنے عزیز کی خوش قسمتی پر ان کو سرور اور فخر بھی ہوگا۔ ایسا سپاہی یقیناً اطمینان اور جرأت کے ساتھ میدان جنگ کی طرف بڑھے گا۔ لیکن اس کے برعکس اگر اسے یہ کھٹکا لگا ہوا ہو کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی دربدر دھکے کھائے گی اس کی عزت و آبرو خاک میں مل جائے گی۔ اور بیچاری کی زندگی رشتہ داروں کے رحم پر موقوف ہوگی۔ اس کے یتیم بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہوگا۔ وہی عزیز و اقارب جو اس کی زندگی میں ان کی بلائیں لیتے تھے اس کی آنکھ بند ہوتے ہی آنکھیں پھیر لینگے ان کے سر پر دست شفقت رکھنے والا کوئی نہ ہوگا۔ ان کی تعلیم و تربیت تو درکنار ان کے دکھ درد میں بیوہ ماں کے سوا کوئی ان کا ہمدرد نہ ہوگا۔ وہ اکیلا نہیں مریگا۔ بلکہ اس کی موت سے ایک گھر برباد ہو جائیگا اور اس کا کنبہ جیتے جی ذلت و فلاکت کی موت کا شکار ہو جائے گا۔ جس سپاہی کے ذہن کو اس قسم کے خیالات پریشان کر رہے ہوں۔ وہ کبھی پوری بشاشت اور دلجمعی سے اپنی جان کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتا جہاں ایک طرف قومی ذمہ واری کا احساس اس کو آگے دھکیل رہا ہوگا۔ وہاں ساتھ ہی خانہ بربادی کا تاریک تصور اس کے پاؤں کو بوجھل کئے ہوئے ہوگا۔ یہ تصور ایسا بھیانک ہے کہ اس سے بڑے بڑے بہادروں کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں ہمارے قبائلی پٹھانوں کی طرح عرب مشہور جنگجو لوگ تھے بچپن سے بڑھاپے تک میدان ستیز میں زندگی بسر کرتے تیغ و سنان ان کے زیور اور لڑائی ان کا محبوب مشغلہ تھی۔ لڑ کر مرنا ان کے نزدیک روزمرہ کے واقعات میں سے ایک معمولی واقعہ تھا موت کا ڈر ان کے ہاں ذلیل قسم کی بزدلی سمجھا جاتا تھا۔ بستر پر مرنے کو وہ بے عزتی سمجھتے اور میدان میں جان دینا ان کے لئے بہت بڑی عزت تھا۔ بہادری ان کی گھٹی میں تھی۔ اس کے باوجود مرنے کے بعد بیوی بچوں کی مصیبت اور ذلت کا خیال انہیں بھی بے چین کر دیتا۔ ذیل میں ایک عرب کے چند شعر درج کرتا ہوں۔ جن میں وہ اپنی خورد سال بچی کے متعلق اس فطری جذبہ کا اظہار کرتا ہے ؎

لولا اُمَیمةُ لم اجزع من العدم
ولم اقاسِ الدُّجیٰ فی حِندس الظُّلَم
وزادنی رغبةً فی العیش معرفتی
ذُلّ الیتیمة یجفوہا ذوو الرحم
اُحاذر الفقر یوماً ان یُلِمّ بہا
فیہتک الستر عن لحمٍ علیٰ وضم
تہوی حیاتی واہوی موتہا شفقاً
والموت اکرم نزّالٍ علی الحُرَم
اخشی فظاظة عمٍّ او جفاء اخٍ
وکنتُ اُبقی علیہا من اذی الکَلِم

ترجمہ:۔ اگر میری بچی امیمہ نہ ہوتی تو میں تلاش روزگار کے لئے تاریک راتوں میں مارا مارا نہ پھرتا۔ بلکہ آزادی اور بے فکری سے رہتا۔ میرے دل میں زندگی کی خواہش اس وجہ سے بڑھ گئی ہے کہ میرے بعد میری یتیم بچی پر رشتہ دار سختی نہ کریں۔ میں تنگدستی سے اسلئے ڈرتا ہوں کہ مبادا میری بچی کو تکلیف اور بے عزتی کا سامنا ہو۔ وہ میری زندگی چاہتی ہے مگر میں اس کی موت چاہتا ہوں کیونکہ صنف نازک کے لئے موت سب سے بڑی عزت ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد چچا اسے ترشروئی سے پیش آئے گا یا بھائی سختی کریگا۔ حالانکہ میں تو اسے کبھی دلآزار کلمہ کہنا بھی گوارا نہیں کرتا۔

غرضیکہ پسماندگان کی مصیبت کا خیال ایک طبعی امر ہے جس سے کوئی انسان خواہ سپاہی ہو یا سویلین ہو عاری نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی بہادر سے بہادر شخص بھی ان کے فکر سے آزاد نہیں ہوتا یہ فکر اس کی قربانی کی روح پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہتا۔ اسلئے جو قوم اپنے سپاہیوں میں قربانی کی روح اعلیٰ معیار پر پیدا کرنا چاہتی ہو۔ اس کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ انہیں بہترین اسلحہ مہیا کرے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ سپاہی کی روح کو اس قسم کے تفکرات سے آزاد کرنے کی کوشش کرے۔

قرآن مجید نے یتامیٰ کی تربیت اور پرورش کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے فرماتا ہے یسئلونک عن الیتامیٰ قل اصلاحٌ لہم خیرٌ وان تخالطوہم فاخوانکم واللہ یعلم

المفسد من المصلح (سورۃ بقرہ) اس آیت میں نہایت پر حکمت اور موثر انداز میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یتامیٰ کی پرورش اور تربیت اور ہر قسم کی بہبودی کا بہترین انتظام کیا جائے۔ اس میں یتامیٰ اور قوم دونو کا فائدہ مضمر ہے اور اگر ممکن ہو تو یتیموں کا الگ انتظام کرنے کی بجائے اپنے ساتھ ملا کر ان کی تربیت کی جائے تو یہ صورت باہمی اخوت اور قوم کے شیرازہ کو مضبوط کرنے اور یتیموں کو کمتری کے احساس سے بچانے کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہے بہرحال جو طریق بھی ان کی پرورش کے لئے حالات کے مطابق زیادہ مناسب ہو۔ اسے اختیار کیا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ دلوں کو جانتا ہے کہ جو طریق اختیار کیا گیا ہے اس میں یتامیٰ کی اصلاح پیش نظر ہے یا نہیں۔

اس آیت میں یتیموں کی پرورش اور تربیت کو قومی فرض قرار دیا گیا ہے۔ پھر یسئلونک عن الیتامیٰ کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ اس حکم کا ان حالات سے خاص طور پر تعلق ہے جب یتامیٰ کا معاملہ ایک قابلِ حل مسئلہ کی صورت میں مسلمانوں کو پیش آجائے۔ اور وُہ جنگ کے حالات ہیں کیونکہ یتامیٰ اور بیوگان کی تعداد جنگ کے نتیجہ میں غیر معمولی بڑھ جاتی ہے۔ جنگ کے سوا اور کوئی بیماری یا حادثہ ایسا نہیں جس کا کسی ایک طبقہ پر خاص اثر پڑتا ہو۔ پس موجودہ حالات میں یہ حکم غیر معمولی توجہ چاہتا ہے۔

آج مسلمان اسی قسم کے حالات سے دوچار ہیں جن حالات میں انہیں قرون اولیٰ میں میدان میں نکلنا پڑا تھا۔ زمانہ کے بدلے ہوئے تیور بتا رہے ہیں کہ وُہ وقت دور نہیں جب مسلم جوانوں کو اپنے مذہب اور اپنے مرکز کی حفاظت کیلئے اور اپنی عزت و ناموس اور آزادی کو بچانے کے لئے باطل کی فوجوں سے پنجہ آزما ہونا پڑے گا۔ آج پھر ہماری ہستی اور ہمارے مقدس مرکز خطرہ میں ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کو عموماً اور جماعت احمدیہ کو خصوصاً اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ہم پیش آنے والے حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تیار ہیں اور کیا اس بارہ میں قرآن مجید کی ہدایات پر عمل پیرا ہیں۔ کم از کم یتامیٰ کی پرورش کے متعلق بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس بارہ میں مسلمان قوم اور ہماری جماعت بھی قرآن مجید کی فرمودہ ہدایت پر پوری طرح عمل نہیں کر رہی۔ بیشک ہماری جماعت میں حتی الوسع یتامیٰ کی پرورش اور بیوگان کی نگہداشت کا انتظام کیا جاتا ہے لیکن وُہ قطعاً ناکافی اور غیر تسلی بخش ہے مرکز کی طرف سے ان کے اخراجات کا مہیا کرنا یا دارالشیوخ قائم کر دینا ہی کافی نہیں بلکہ ساری جماعت کی ذہنیت میں تبدیلی کی ضرورت ہے اور افراد کے اندر یتامیٰ کو اپنی اولاد کی طرح سمجھ کر ان کی تربیت کا احساس اور بیوگان سے حقیقی ہمدردی کا جذبہ نمایاں طور پر پیدا ہونا ضروری ہے یہ ہمارا ایسا قومی کیریکٹر بن جانا چاہیئے کہ ہمارے کسی فرد کے دل میں یہ وہم بھی نہ گزرے کہ ممکن ہے اس کی وفات کے بعد اس کے اہل و عیال کو پریشانی و بدحالی میں دن کاٹنے پڑیں۔ بلکہ ہر شخص چھوٹا ہو یا بڑا غریب ہو یا امیر اسے یہ اطمینان ہونا چاہیئے کہ میری قوم کا جذبۂ ہمدردی اور اخلاقی معیار اتنا بلند ہے کہ میرے مرنے کے بعد میری قوم کا ہر فرد میرے اہل و عیال کا محافظ ہوگا۔ اور ان سے اسی طرح شفقت کا سلوک کریگا۔ جس طرح وُہ اپنے بال بچوں اور بھائی بہنوں سے کرتا ہے اور میرے بچوں کی تربیت میرے بعد بھی اسی طرح ہوگی۔ جس طرح میں اپنی زندگی میں کرنا چاہتا ہوں۔

یتامیٰ اور بیوگان کی پرورش کی فضیلت اور اس کے ثواب کے متعلق بہت سی احادیث پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن میں اس کار خیر کی ترغیب اور تاکید کی گئی ہے لیکن میں اس جگہ اس مسئلہ کو ایک احسان اور ثواب کی ترغیب کے رنگ میں پیش نہیں کرنا چاہتا۔ وُہ دن گزر گئے جب یتامیٰ اور بیوگان کا خیال کرنا محض ایک صدقہ اور خیرات کا کام سمجھا جا سکتا تھا اب وُہ وقت آتا ہے جبکہ یہ مسئلہ ایک قومی سوال اور فریضہ کی صورت میں پیش آنے والا ہے پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے عمل سے ایسی فضا پیدا کریں اور یتامیٰ اور بیوگان سے ہمدردی کا احساس اس قدر پیدا کریں کہ ہمارے کسی فرد کو قربانی کرتے وقت کوئی روک دامنگیر نہ ہو۔ اور وقت آنے پر ہمارا ہر جوان اور بوڑھا اسی طرح خوشی اور انشراح سے میدان میں کود پڑے۔ جس طرح ایک صحابی کھجوریں پھینک کر یہ کہتا ہوا جنگ میں کود پڑا کہ میرے اور جنت کے درمیان یہ دو کھجوریں ہی تو حائل ہیں۔ جس سپاہی کے دل میں یہ ایمان اور اطمینان جاگزیں ہو۔ یقیناً اس کا عزم و استقلال اتنا مضبوط اور اس کا حوصلہ اتنا بلند ہوگا کہ انشاء اللہ تعالےٰ وُہ اکیلا دس پر بھاری ہوگا اور اس دل گردہ کے سپاہیوں کی فوج بفضلہٖ تعالےٰ ان یکن منکم مأۃ صابرۃ یغلبوا الفاً من الذین کفروا کی مصداق ہوگی۔ واللہ مولانا نعم المولیٰ ونعم النصیر

تاجر پیشہ اصحاب کی توجہ کیلئے

قرآن کریم میں صحابہ کرام کا اسوۂ حسنہ پ۲ میں بیان کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے رجالٌ لا تلھیھم تجارۃٌ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ (پ۱۸) کہ صحابہ کرام ایسے لوگ ہیں کہ تجارت اور بیع ان کو اللہ کے ذکر اور نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ وُہ لوگ تجارت کرتے تھے اور بیع و شراء میں حصہ لیتے تھے مگر یہ کام انہیں اللہ سے غافل نہ کرتے تھے نیز لکھا ہے تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً۔ کہ صحابہ کرام کی عبادت کا یہ حال تھا کہ رکوع و سجود کی حالت میں پڑے رہتے تھے اور مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور اس کا فضل حاصل ہو جائے۔

اس کے بالمقابل موجودہ وقت میں تاجر پیشہ اصحاب کیطرف نظر کریں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کو صحابہ کرام سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے باوجودیکہ ایک انقلاب عظیم آچکا ہے مگر وُہ دین سے بے بہرہ نظر آتے ہیں اور دینی امور میں سستی اور غفلت برت رہے ہیں نہ نماز باجماعت کا اہتمام ہے اور نہ قیام صدق و دیانت کی طرف توجہ ہے صبح سے شام تک اگر فکر ہے تو دنیا کا۔ عقبیٰ اور خدا۔ رسول کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے (الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ) (پ۲۷) کہ کیا ایمان کا دعوےٰ رکھنے والوں کیلئے وُہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر پر اُن کے دل خدا کے حضور جھک جائیں اور یہ آیت وُہ ہے کہ بعض بڑے خطرناک ڈاکوؤں نے بھی اسے سنا تو توبہ کی۔ اور خدا کے نیک بندے بن گئے اور آج اُن کا شمار خدا کے ولیوں میں ہوتا ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت اس مختصر نوٹ کے ذریعہ تاجر پیشہ اصحاب کی توجہ دینی اُمور کی طرف منعطف کراتی ہے اور اُمید کرتی ہے کہ وُہ دین کی طرف توجہ دینگے اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(نظارت تعلیم و تربیت)

انی احافظ کل من فی الدار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جبتک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وُہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالےٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وُہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے .... اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ ...." (نظارت بیت المال)

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج سیرالیون مشن اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ انچارج فری ٹون درد گردہ سے بیمار ہیں تمام احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مجاہد بھائیوں کی صحت یابی کے لئے دُعا فرماویں (وکیل التبشیر)

سید ابراہیم علی صاحب کا انتقال

انجمن احمدیہ رنگپور شمالی بنگال (مشرقی پاکستان) کے مخلص احمدی جناب سید ابراہیم علی صاحب ریٹائرڈ سب رجسٹرار ۸ مئی ۱۹۴۸ء کو غریب الوطنی کی حالت میں کلکتہ ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت وفات اُن کے اعزہ میں سے کوئی بھی پاس موجود نہ تھے۔ اس لئے بروقت جماعت کو اطلاع نہ دی جاسکی۔ اور انجمن مفید الاسلام کلکتہ کے زیر اہتمام تجہیز و تکفین کر کے نعش کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس لئے میں احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور خود ان کا کفیل ہو۔ اگر ممکن ہو سکے تو احباب اُن کا جنازہ غائب بھی ادا کریں۔ مرحوم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے تین بچے محمد اسرائیل۔ رفیق الامین اور صدر الامین کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجے ہوئے تھے۔ موخر الذکر کو جب آپ خود قادیان آ کر چھوڑ گئے۔ تو وہ ابھی بہت ہی چھوٹا تھا۔ یہ دونوں بچے بورڈنگ تحریک جدید میں رہ کر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ .... محمد اسرائیل نے ۱۹۴۷ء میں میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کیا تھا۔ باقی دو بچے ماہ اگست کے فسادات کے سبب دوبارہ واپس نہیں آ سکے۔ احباب اپنے مخلص بھائی کا جنازہ غائب ضرور ادا فرمائیں:۔ (سید اعجاز احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ مشرقی پاکستان)

پچیس فیصدی سے زائد چندہ کی تحریک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی۔ کہ

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے" اور پھر فرمایا۔ کہ "جو پچاس فی صدی نہیں دے سکتا۔ چالیس فی صدی دے جو یہ بھی نہیں دے سکتا وہ پچیس فی صدی ہی دے"

حضور کی اس مبارک تحریک میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے۔ ان کی ایک فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔ بقیہ فہرست اب درج کی جارہی ہے۔

بریلی - یو پی

نمبر	نام	شرح
۱	محمد یونس صاحب	۲۵ فیصدی
۲	محمد الیاس صاحب	"
۳	ماسٹر حبیب احمد صاحب	"
۴	خلیق احمد صاحب	"
۵	محمد یوسف صاحب	"

بمبئی

نمبر	نام	شرح
۱	محمد ابراہیم صاحب	۵۰ فیصدی

سکندر آباد (دکن)

نمبر	نام	شرح
۱	حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب	۵۰ فیصدی
۲	سیٹھ فاضل اللہ دین صاحب	"
۳	سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے	"
۴	یوسف احمد الہ دین صاحب	۵۰ فی صدی
۵	جناب سید حسن صاحب	"
۶	" عبد احمد صاحب	"
۷	سیٹھ غلام قادر صاحب	۲۵ فیصدی
۸	" عطاء الرحمٰن صاحب	"
۹	سید جہانگیر علی صاحب	۱۰ فیصدی
۱۰	جناب فاضل کرم علی صاحب	"

نمبر	نام	شرح
۱۱	جناب غلام حسین صاحب	۱۰ فیصدی
۱۲	محمد عبد الصمد صاحب	"
۱۳	چوہدری محمد اسحٰق صاحب	"
۱۴	مولوی حکیم الرحیم صاحب	"
۱۵	نذیر احمد صاحب	"

کنک اڑیسہ

نمبر	نام	شرح
۱	منور علی صاحب	۱۰ فیصدی
۲	شیخ وہاب صاحب	"
۳	مولوی مفضل الرحمٰن صاحب	"
۴	شفیق الدین صاحب	"
۵	عباس احمد خان صاحب	"
۶	محمد ابراہیم "	"
۷	مولوی عبد الستار "	۱۵ فیصدی
۸	برکت اللہ خان صاحب	۱۰ فیصدی
۹	عبد الرحمٰن صاحب	"
۱۰	لقاء الرحمٰن صاحب	"
۱۱	صمد خان "	"
۱۲	شیخ آدم صاحب	"
۱۳	" مصاحب "	۱۵ فیصدی
۱۴	شمس الرحمٰن صاحب	۱۰ فیصدی
۱۵		

کرڈاپلی

نمبر	نام	شرح
۱	محمد صدیق صاحب	۱۵ فیصدی

کنڈرا پارا

نمبر	نام	شرح
۱	شیخ رحمت اللہ صاحب	۱۵ فیصدی

بنگالو

نمبر	نام	شرح
۱	محمد منظفر علی صاحب	۱۵ فیصدی

پوری

نمبر	نام	شرح
۱	سید مولوی عبد السلام صاحب	۱۵ فیصدی

سونگڑہ

نمبر	نام	شرح
۱	سید عبد الحکیم صاحب	۱۵ فیصدی
۲	مولوی سید محمد محسن صاحب	۲۵ "
۳	بی بی امۃ الرحمٰن صاحبہ	۱۵ "
۴	زیتون بی بی "	"
۵	منشی محی الدین صاحب	"
۶	یوسف علی "	"
۷	سید سلطان احمد "	"
۸	" غلام محمد "	"
۹	" سلیمان "	"
۱۰	ام الطاہرات صاحبہ	"
۱۱	صلاحت بی بی "	"
۱۲	صادقہ بی بی "	"

(باقی آئندہ) (نظارت بیت المال)

بعدالت صاحب سینئر سب جج بہادر کیمل پور

مدعی بنام مدعا علیہ

اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی۔!

مقدمہ مظفر خان ولد فیروز خان ذات پٹھان سکنہ گڑھی افغاناں تحصیل اٹک مدعی بنام نرائن سنگھ ولد گوکل سنگھ ذات سکھ سکنہ گڑھی افغاناں تحصیل اٹک۔ مدعا علیہ:۔

نمبر مقدمہ ۱۴۱ دعویٰ دلاپانے مبلغ -/۵۰ روپیہ بنام نرائن سنگھ ولد گوکل سنگھ ذات سکھ سکنہ گڑھی افغاناں تحصیل اٹک مدعا علیہ:۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ مذکور کے نام سمنات برائے پیروی مقدمہ وغیرہ کئی بار عدالت ہذا سے جاری کئے گئے۔ لیکن تعمیل سمن نہیں ہوئی۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور بطرف ہندوستان کسی نامعلوم جگہ آباد اور روپوش رہتا ہے۔ لہٰذا اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی بنام مدعا علیہ مذکور بذریعہ اخبار الفضل لاہور جاری کیا جانا ضروری ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور ۱۸ جون ۱۹۴۸ء کو مقام کیمل پور عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیروی وغیرہ مقدمہ ہذا کی نہیں کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱ ماہ جون ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت سے سمن ہذا جاری کیا گیا

مہر عدالت دستخط حاکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی کواپریٹو اداروں میں شخصی امانتوں کے متعلق فیصلہ ہوگیا

لاہور ـــــ اپنے نامہ نگار سے ـــــ ۹ جون

گذشتہ دنوں میں دائی - ایم - سی - اے ہال میں کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے دونوں حکومتوں کے اسسٹنٹ رجسٹرار - انسپکٹر اور متعدد سب انسپکٹر شخصی امانتوں اور دیگر سرمایوں کا تصفیہ کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے یہ جانچ پڑتال کوئی آٹھ دن تک جاری رہی - اب اس سلسلے میں معلوم ہوا ہے کہ ان نشستوں میں مرکزی کواپریٹو اداروں میں شخصی امانتوں کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا ہے - فہرستیں تصدیق ہوکر متعلقہ حکام کی رپورٹ کے بعد دونوں حکومتوں کی خدمت میں پیش ہوچکی ہیں - عنقریب اُن امانت داروں کی امانتوں کی واپسی کے متعلق مناسب احکام صادر ہوجائینگے۔

ٹمپل روڈ (لاہور) پر بم پھٹنے سے زبردست دھماکا

تین افراد مجروح - ایک کی حالت نازک

لاہور ـــــ اپنے نامہ نگار سے ـــــ ۹ جون

آج صبح پونے چھ بجے ٹمپل روڈ پر ہنہ سٹریٹ کے بالکل سامنے شیخ بدیع الزمان کیکاؤس ایڈووکیٹ کی کوٹھی کے باہر کے دروازے کے اندر ایک سپرنگ دار بم پھٹنے سے ایک زبردست دھماکا ہوا - جس سے ایڈووکیٹ کی نوکرانی اور دو اور راہگیر زخمی ہوئے بم پھٹنے کی جگہ پر ایک فٹ چوڑا اور نصف فٹ گہرا گڑھا پڑ گیا - سٹریٹ کے نکڑ کی سٹال کی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں - نوکرانی کی حالت نازک ہے - حادثے کی تفصیلات یہ ہیں کہ صبح سویرے ایڈووکیٹ کی نوکرانی جو باہر آئی تو اس نے صحن میں ملگجی سی دھجیوں کا بڑا سا گیند پڑا دیکھ کر اُسے باہر پھینکنے کیلئے اُٹھا لیا جونہی اُس نے اُسے اٹھایا اُسے کسی چیز کے جلنے کی تیز تیز بو اور بارود سا جلنے کی سُوں سُوں کی آواز آئی - اُس نے فوراً گیند کو جو کہ دراصل بم تھا زمین پر پھینک دیا جس کے زمین پر گرتے ہی ایک زبردست دھماکہ پیدا ہوا - بڑھیا کو بہت زیادہ زخم آئے اور بم کے ریزے اُس کے پیٹ اور ہاتھوں میں دھنس گئے - پولیس فوراً جائے واردات پر پہنچ گئی - اور مجروحین کو ہسپتال پہنچا دیا گیا - پولیس مصروف تفتیش ہے لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ بم وہاں کس نے اور کب رکھا۔

سرحدی پٹھان ارض مقدس کیخاطر بڑی سے بڑی قربانی کیلئے تیار ہیں

پشاور ۹ رجون خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم سرحد نے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے پانچویں کالم کے لوگوں کو متنبہ کیا کہ وہ صوبہ میں غلط افواہیں نہ پھیلائیں میری حکومت ان اشخاص کیخلاف سخت ترین کارروائی کرے گی - جو عوام میں اضطراب اور بے چینی پھیلانے کی کوشش کریں گے وزیر اعظم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حکومت سے تعاون کریں - اور غلط خبریں پھیلانے والوں کی ایک نہ سُنیں - آپ نے علماء سے اپیل کی کہ وہ اپنے خطبات میں عوام کے سامنے حقائق اور درست واقعات کو پیش کرکے اضطراب دُور کرنے میں حکومت کی اعانت کریں فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے سرحدی پٹھانوں کی طرف سے امکانی امداد کا یقین دلایا - سردار عبدالرحمان نے فرمایا کہ اگر مجاہدین فلسطین کے حقوق پر چھاپے مارنے کی ذرا بھی کوشش کی گئی تو اسلامیان عالم اس کا مقابلہ کرینگے اور سرحد کے پٹھان ارض مقدس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔

فرمانروائے افغانستان کی تقریر

پشاور ۹ رجون - ظاہر شاہ فرمانروائے افغانستان نے افغان پارلیمان کو خطاب کرتے ہوئے - اس بات کا پھر اظہار فرمایا کہ ڈیورنڈ لائن کے اس پار جو ہمارے بھائی آباد ہیں - وہ انکے حق خود اختیاری کی پرزور حمایت کرتے ہیں - افغانستان کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ افغانستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد امن و سلامتی اور خیرسگالی پر قائم ہے خصوصاً اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ ہم دوستانہ اور خوشگوار تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں - جہاں ہم نے پاکستان اور ہندوستان کی دو مملکتوں کے معرض وجود میں آنے کا خیر مقدم کیا وہاں ہم نے اپنے ان بھائیوں کے مطالبہ حق خود اختیاری کی حمایت بھی کی جو ڈیورنڈ لائن کے اس پار آباد ہیں - ہم نے اس سلسلہ میں پاکستان اور برطانیہ دونوں سے مذاکرات کئے - کراچی میں ہمارا جو سفارت خانہ کھل گیا ہے ہم نے اس کے ذریعہ بھی اپنی اس خواہش اور احساس کا اظہار پاکستان کی حکومت سے کیا کہ ہم اس کے ساتھ گہرے سیاسی اقتصادی اور ثقافتی تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔"

یوم فلسطین منانے کی تجویز

نئی دہلی ۹ رجون جنرل سیکرٹری جمعیت العلماء ہند نے انڈین یونین میں اپنی تمام ماتحت جمعیتوں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ ۱۱ جون ۱۹۴۸ء کو فلسطین ڈے منایا جائے اور نماز کے بعد عربوں کی فتح کیلئے خاص طور پر دعا کی جائے

۵۰ سکھوں کو لاہور آنیکی اجازت دے دی گئی

لاہور ۹ رجون - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت کی طرف سے جوابی اقرارنامے کی وجہ سے پچاس سکھوں کو مغربی پنجاب آنے کی اجازت دے دی گئی ہے یہ سکھ بدھ وار کو صبح لاہور پہنچیں گے اور گوردوارہ ڈیرہ صاحب میں تین دن قیام کرینگے اور گورو ارجن دیو کے جنم دن پر اکھنڈ پاٹھ کا بھوگ ڈالینگے یہ اجازت مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کی درخواست پر دی گئی ہے - جواب میں انہوں نے اس امر کی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اگر مسلمان مشرقی پنجاب آنا چاہیں - تو انہیں مذہبی رسومات ادا کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

وزیری قبائل کے سردار کا تار

دنیائے اسلام سے اعلان جنگ کی اپیل

کراچی ۹ رجون - ملک جہانگیر خاں سردار شمالی وزیرستان نے قائد اعظم کو ایک تار بھیجا ہے - جسمیں لکھا ہے کہ وزیری قبائل فلسطین کی جنگ کے نتیجہ کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں - ہماری ہمدردیاں عربوں کے ساتھ ہیں - ہماری دُنیائے اسلام سے اپیل ہے کہ وہ یہودیوں کے خلاف اعلانِ جنگ کردے وزیری فلسطین جاکر عربوں کی امداد کے لئے تیار ہیں ہمارے فلسطین جانے کا بندوبست کیا جائے۔

ـــــ کراچی ۹ رجون - پاکستان کے کپاس اور کپڑے کے محکمہ کا ایک بیان مظہر ہے کہ کپاس کی نئی فصل میں ۱۵ لاکھ گانٹھیں حاصل ہونگی ۱۵ اپریل تک روس نے پاکستان سے ایک لاکھ ۳۸ ہزار گانٹھیں خریدی تھیں

گورنر مغربی پنجاب نہر کی کھدائی دیکھنے گئے

لاہور ـــــ اپنے نامہ نگار سے

آج صبح مغربی پنجاب کے گورنر فرانسس موڈی نئی نہر کا جو را جارہی ہے معائنہ کیا . . . . کے کمشنر مسٹر انعام الرحیم - ظفر الاحسن - حبیب انجنیئر اور مس میکونن مسز اکیسی لنسی آپ نے اُن متعدد مقامات کا کھدائی ابھی ہو رہی تھی اور گشت بہت سے سرکاری و غیر سرکاری سے تعارف کرایا - آپ کھدی کے اندر اُتر گئے اور مقامی زمیندار مزدوروں کی حوصلہ افزائی کی - پر رضاکاروں نے بہت نمایاں کامیا کیا - اور ۲۰۰ مربعہ فٹ فی آدمی کے حساب سے کھدائی کی ہے - مزدوروں کے چہروں پر شاد اور عزم صمیم کے آثار تھے اور وہ اس کام کو کم سے کم عرصے میں انجام دینے پر تُلے ہوئے تھے - گورنر بہادر نے متعدد مزدوروں سے اُن کی مزدوری اور کام کے متعلق بات چیت کی - آپ نے کام کا بحیثیت مجموعی جائزہ لینے کے بعد فرمایا کام کامیابی سے ہو رہا ہے۔

ٹیلی ویژن کے سٹیشن

تمام دنیا میں قائم کئے جائیں گے

لاہور ۹ جون - معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے - کہ برطانیہ کی ایک مشہور کمپنی نے تمام دنیا کے ممالک میں ٹیلی ویژن سٹیشن تعمیر کرنے اور وہاں آلات لگانے کا ٹھیکہ حاصل کرلیا ہے یہ کمپنی مارکونی اور ایچ ایم - وی ریڈیو بھی تیار کرتی ہے۔

روس نے جرمنی کیمتعلق تجاویز کو مسترد کردیا

لندن ۹ رجون - مغربی جرمنی کے متعلق - برطانیہ - امریکہ - بلجیم - لکسمبرگ - فرانس اور ہالینڈ نے جو تجاویز مرتب کی تھیں - روس نے انہیں مسترد کردیا ہے اور اس کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔

برطانیہ کا نائب وزیر خارجہ

لندن ۹ رجون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ ہنڈرسن کو برطانیہ کا نائب وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے آپ جرمنی اور آسٹریا کے معاملات میں مسٹر ارنسٹ بیون وزیر خارجہ برطانیہ کی مدد